# زوجۂ متعنت

مجیب

مولانا عصمت اللہ صاحب

رفیق دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

مصدّقہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم

جامعہ دارالعلوم کراچی

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

Scanned by CamScanner

## استفتاء

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ جو شوہر استطاعت کے باوجود اپنی بیوی کو نان ونفقہ نہیں دیتا ہے اور عورت کے پاس نان ونفقہ کا کوئی انتظام نہ ہو اور شوہر طلاق یا خلع کے لئے بھی راضی نہ ہو تو ایسی صورت میں عورت کے لئے مذکورہ شوہر سے خلاصی حاصل کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

زوجۂ متعنت

## الجواب حامداً ومصلیاً

(۱)...... اگر کوئی شوہر ایسا ہو جو باوجود استطاعت کے اپنی بیوی کو نان ونفقہ نہیں دیتا، اور عورت کے پاس نان ونفقہ کا کوئی انتظام نہ ہو اور شوہر طلاق یا خلع کے لئے بھی تیار نہ ہو تو ایسی صورت میں وہ مالکی مذہب کے مطابق اس شوہر سے عدالت کے ذریعہ خلاصی حاصل کرسکتی ہے۔

(۲)...... خلاصی حاصل کرنے کے لئے عورت اپنا مقدمہ کسی مسلمان جج کی عدالت میں پیش کرے اور یہ ثابت کرے کہ وہ فلاں کی بیوی ہے اور وہ باوجود استطاعت کے اس کو نان ونفقہ نہیں دیتا اور نہ ہی اس کے پاس نان ونفقہ کا کوئی انتظام ہے، جس سے اس کو سخت ''ضرر'' لاحق ہے اور وہ اس وجہ سے اس کی

Scanned by CamScanner

زوجیت سے نکلنا چاہتی ہے۔

(۳)......عورت ''فلاں'' کے ساتھ نکاح اور اس کا مذکورہ رویہ گواہوں سے ثابت کرے، اور اگر اس کے پاس گواہ نہ ہوں، یا گواہ ہوں لیکن اس نے پیش نہ کئے تو اگر شوہر عدالت میں حاضر ہو تو اس سے قسم لی جائے گی، اگر اس نے قسم کھانے سے انکار کیا تو یہ سمجھا جائے گا کہ عورت کا دعویٰ درست ہے، اب جج شوہر سے کہے کہ اپنی بیوی کے حقوق ادا کرو، یا طلاق/خلع دو، ورنہ ہم تفریق کر دیں گے، اس کے بعد بھی اگر وہ ظالم کسی صورت پر عمل نہ کرے تو قاضی کوئی مہلت دیئے بغیر اسی وقت بیوی پر طلاق واقع کر دے۔

(۴)......لیکن شوہر یا اس کا وکیل عدالت میں حاضر نہ ہو جیسا کہ آج کل عموماً ایسا ہی ہے، اور عدالت کے بار بار نوٹس اور سمن جاری کرنے اور شوہر نوٹس اور سمن کے بارے میں مطلع ہونے کے باوجود حاضر عدالت نہ ہوتا ہو، تو اگر بیوی کے پاس گواہ موجود ہوں اور وہ پیش بھی کرے تو جج ان کی گواہی کی بنیاد پر بیوی کے حق میں فسخِ نکاح کا فیصلہ جاری کرے، اور اگر عورت کے پاس گواہ موجود نہ ہوں، یا ہوں لیکن وہ پیش نہ کرے تو شوہر کا بار بار بلانے کے باوجود عدالت میں حاضر نہ ہونا اس کی طرف سے قسم سے انکار (نکول) سمجھا جائے گا، اور اس انکار کی بنیاد پر عدالت شوہر غائب کے خلاف اور بیوی کے حق میں فسخِ نکاح کا فیصلہ

Scanned by CamScanner

جاری کرلے گی۔

اب یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ شوہر اگر غائب ہو اور عورت کے پاس گواہ موجود نہ ہوں، یا موجود ہوں لیکن عورت نے پیش نہ کئے تو اس صورت میں اس غائب شوہر کے خلاف اور عورت کے حق میں فیصلہ کس طرح کیا جائے گا؟

تو اس کے بارے میں عرض یہ ہے کہ یہ ''قضاء علی الغائب'' کا مسئلہ ہے، جو مذہب حنابلہ سے لیا گیا یعنی ان کے ہاں غائب کے خلاف فیصلہ جائز ہے، اور یہی موقف حضرات شافعیہ کا بھی ہے، اور ان کے ہاں مدعی کے پاس گواہ ہوتے ہوئے بھی اگر مدعی گواہ پیش نہ کرے تو مدعی علیہ سے قسم لینا اور اسکی بنیاد پر فیصلہ کرنا درست ہے، یہی مؤقف حضرات شافعیہ کا بھی ہے، اور حضراتِ حنفیہ میں سے امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ بھی اسکے قائل ہیں۔ لیکن اگر مدعی علیہ غائب ہو تو اس پر قسم پیش کرنا چونکہ متعذر رہوتا ہے اس لئے بار بار بلانے کے باوجود اس کا عدالت میں حاضر نہ ہونا اس کی طرف سے قسم سے انکار (نکول) سمجھا جائیگا، اور اب اس انکار کی بنیاد پر مدعی کے حق میں فیصلہ جاری کرنے کے لئے مدعی سے قسم لینا ضروری نہیں جیسا کہ حنفیہ کا بھی یہی مذہب ہے۔

(۵)...... بیوی کے لئے ضروری ہے کہ وہ درخواست برائے فسخ نکاح، نان ونفقہ نہ دینے کی بنیاد پر دے اور جج اپنے فیصلے میں بھی اسی کو بنیاد بنائے۔ ''خلع''

Scanned by CamScanner

کا طریقۂ کار ہرگز اختیار نہ کرے، اس لئے کہ یکطرفہ خلع شرعاً کسی کے نزدیک بھی جائز اور معتبر نہیں۔ تاہم اگر کسی فیصلہ میں بنیادِ فیصلہ فی الجملہ صحیح ہو، یعنی شوہر کا تعنت ثابت ہو رہا ہو، البتہ عدالت نے فسخ کے بجائے خلع کا راستہ اختیار کیا ہو، اور خلع کا لفظ استعمال کیا ہو، تو ایسی صورت میں خلع کے طور پر تو یکطرفہ فیصلہ درست نہ ہوگا، تاہم فسخِ نکاح کی شرعی بنیاد پائے جانے کی وجہ سے اس فیصلہ کو معتبر قرار دیں گے، اور یہ سمجھا جائے گا کہ اس فیصلہ کی بنیاد پر نکاح فسخ ہو گیا ہے، اور عورت عدت طلاق گزار کر کسی دوسری جگہ اگر چاہے تو نکاح کر سکتی ہے بشرطیکہ یہ فیصلہ مذکورہ بالا شرائط اور طریقۂ کار کے مطابق ہو۔

یاد رکھئے کہ شرعاً فیصلہ معتبر ہونے کی صورت میں عدت کا اعتبار فیصلہ جاری ہونے کی تاریخ سے ہوگا۔

(عربی حوالہ جات ملاحظہ ہوں)

فی المغنی لابن قدامه : فان امتنع (المدعی علیه) من الحضور او تواریٰ فظاهر کلام احمد : جواز القضاء علیه لما ذکرنا عنه فی روایة حرب، وروی عنه ابو طالب فی رجل وجد غلامه عند رجل فاقام البیّنة انه غلامه فقال الذی عنده الغلام : اودعنی هذا رجل، فقال احمد : اهل المدینة یقضون علی الغائب

Scanned by CamScanner

يقولون : انه لهذا الذى اقام البيّنة وهو مذهب حسن واهل البصرة يقضون على الغائب يسمونه الا عذار وهو اذا ادعى على رجل الفاً واقام البيّنة فاختفى المدعى عليه يرسل الىٰ بابه فينادى الرسول ثلثاً فان جاء والاقدا عذروا اليه ، فهذا يقوى قول اهل المدينة وهو معنى حسن قد ذكر الشريف ابو جعفر وابو الخطاب انه يقضى على الغائب الممتنع وهو قول الشافعى، لانه تعذر حضوره وسؤاله فجاز القضاء عليه كالغائب البعيد، بل هذا اولىٰ لان البعيد معذور وهذا لا عذر له اهـ (١١١:٩)

وفى الانصاف فى معرفة الراجح من الخلاف امتنع من الحضور سمعت البيّنة وحكم بها فى احدى الروايتين وهو المذهب اهـ (٣٠٢:١١)

وفى الحاوى الكبير للعلامة الماوردىؒ: فان قال المدعى : ليست لى بيّنة ، فقد اختلف اصحابنا، هل يكون هذا الامتناع من الحضور كالنكول فى ردّاليمين على المدعى

Scanned by CamScanner

ام لا ؟ على وجهين : احدهما : انه لا يجعل نكولا ......

والوجه الثانى : وهو اشبه ان يجعل كالنكول بعد النداء على بابه بمبلغ الدعوى واعلامه بانه يحكم عليه بالنكول لو جود شرطى النكول فى هذا النداء اهـ (١٦:٣٠٢)

وفى المبدع : وان نكل قضى عليه بالنكول نصّ عليه و اختاره عامة شيوخنا اهـ (١٠:٦٤)

وفى الانصاف : هو المذهب (١١:٢٥٤)

وفى الفقه الاسلامى وادلّته : لكن المختار عند الحنابلة القول بعدم ردّ اليمين (٦:٥١٧)

وفى المغنى لا بن قدامةؒ : وان قال المدعى : لا اريد اقامتها (البيّنة) وانما اريد يمينه اكتفى بها استحلف لان البينة حقه فاذارضى باسقاطها وترك اقامتها فله ذلك . كنفس الحق اهـ (٩:٨٩) كذا فى الانصاف (١١:٢٦٣) والمبدع (١٠:٦٧) وروضة الطالبين (٢:٤٠) وزاد المحتاج (٤:٥٤١)

Scanned by CamScanner

اراد ان یحلف المدعی علیه لیس له ذلک عنده ، وعندهما له ذلک اهـ (٢٢٦:٦)

واللہ تعالیٰ اعلم

عصمت اللہ عصمہ اللہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی ۱۴

۱۴/۹/۱۴۱۹ھ

الجواب صحیح
احقر محمد تقی عثمانی عفی عنہ
۱۴/۹/۱۴۱۹ھ

مفتی
دارالعلوم کراچی ۱۴

الجواب صحیح
محمود اشرف غفر اللہ لہ
۱۵/۹/۱۴۱۹ھ

نائب مفتی
دارالعلوم کراچی ۱۴

الجواب صحیح
بندہ عبدالرؤف سکھروی
دارالافتاء دارالعلوم کراچی ۱۴
۲۱/۹/۱۴۱۹ھ

نائب مفتی
دارالعلوم کراچی ۱۴

الجواب صحیح
محمد عبد المنان عفی عنہ
دارالافتاء دارالعلوم کراچی ۱۴
۱۴/۹/۱۴۱۹ھ

نائب مفتی
دارالعلوم کراچی ۱۴

دار الافتاء
فتوی نمبر ۳۴۶/۱
مورخہ ۱۸/۹/۱۴۱۹
جامعہ دارالعلوم کراچی ۱۴

Scanned by CamScanner